www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کتاب و حکمت — غازی عزیر

نسخِ قرآن کا مسئلہ

"نسخ" کی لغوی تعریف

لغت میں "نسخ" کے دو معنی ہیں-ایک معنی ہیں "ازالہ" یعنی زائل کر دینا، اسی سے یہ محاورہ مستعمل ہے: "نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ" یعنی سورج نے سایہ کو زائل کر دیا- دوسرے معنی میں نقل کرنا یا تحویل، جیسا کہ محاورہ ہے: "نَسَخْتُ الکِتَابَ" یعنی میں نے کتاب نقل کر لی گویا ناسخ یعنی نقل کرنے والے نے منسوخ کو یعنی جس سے اس نے نقل کی، ختم کر کے رکھ دیا یا اسے کوئی اور شکل دے دی- اسی طرح بولا جاتا ہے: "مناسخات فی المواریث" یعنی وارث سے دوسرے کو مال منتقل کرنا اور "نسخت ما فی الخلیة من العسل والنحل الی اخری" وغیرہ [1]

"نسخ" کی اصطلاحی تعریف

نسخ کی اصطلاحی تعریف کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے- علامہ زین الدین عراقی و سخاوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

> "اصطلاحا هُوَ رَفْعُ الشَّارِعِ ﷺ الْحُكْمَ السَّابِقَ من احكامه بِحُكْمٍ من احكامه لَاحِق" [2]

> "اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ شارع ﷺ نے پہلے کوئی حکم دیا، پھر بعد میں دوسرا حکم دے کر اس پہلے حکم کو ختم یا زائل کر دیا"

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "والمراد بارتفاع الحكم قطع تعلقه بالمكلفين والا فالحكم قديم لا يرتفع" [3]

> یعنی "حکم کے رفع ہونے سے مراد مکلفین کا اس حکم سے تعلق کٹ جانا ہے ورنہ قدیم حکم رفع نہیں ہو گا"

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "نسخ هو بيان انتهاء الحكم" [4] یعنی "انتہاء حکم کے بیان کو نسخ کہتے ہیں" آں رحمہ اللہ نے ایک اور مقام پر نسخ کو "رفع الحکم" [5] سے تعبیر کیا ہے-

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آمدیؒ کا قول ہے:

"النسخ عبارة عن خطاب الشارع المانع من استمرار ماثبت من حکم خطاب شرعی سابق" (الاحکام للآمدی ج ۳ ص ۱۵۵)

یعنی "نسخ شارع کا وہ خطاب ہے جس کے ذریعہ سابقہ خطابِ شرعی سے ثابت حکم کا استمرار ختم کردیا جاتا ہے"

علامہ ابن حزم اندلسیؒ کا قول ہے:

"یہ کہنا کہ ایک حکم نے دوسرے حکم کو منسوخ کردیا صحیح نہیں ہے بلکہ اس کی زیادہ صحیح تعبیر یہ ہوگی کہ ایک حکم کے بعد دوسرا حکم نازل ہوا" (۶)

علامہ محمد بن حمزہ انصاریؒ فرماتے ہیں:

"نسخ ایک ایسی شرعی دلیل سے عبارت ہے جس سے سابقہ شرعی حکم کے عرصہ بعد دوسرا نیا اور آخری حکم ثابت ہوتا ہو" (۷)

ابوبکر جصاص حنفیؒ کا قول ہے:

"نسخ کا مطلب حکم یا تلاوت کی مدت بیان کردینا ہے" (۸)

آں رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"قرآن کی کسی آیت پر جب نسخ کا حکم لگایا جاتا ہے تو اسؐ سے مراد آیت کا ازالہ نہیں ہوتا بلکہ مدعا یہ ہوتا ہے کہ آیت پر جو حکم لگا ہے یا لگا تھا وہ اس وقت کے زمانہ کے اعتبار سے تھا۔ حالات کے بدل جانے پر کسی طرح بھی وہ حکم مطلقاً ممنوع نہیں ہوتا" (۹)

علامہ تاج السبکیؒ کا قول ہے: "انه رفع الحکم الشرعی بخطاب"

"آں رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"انه اقرب الحدود" (۱۰)

اور حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"نسخ سے مراد کسی تخصیص یا شرط کی بنا پر ظاہری معنی کو ترک کردینا یا اسے اختیار کرلینا ہے" (۱۱)

نسخ کی مزید لغوی و اصطلاحی تحقیق نیز دوسرے مباحث کے لئے الصحاح للجوھری (۱۲)، القاموس المحیط للفیروز آبادی، (۱۳)، لسان العرب لابن منظور الافریقی (۱۴) مجمل اللغة (۱۵)، مقیاس اللغة (۱۶) التبصرة فی اصول الفقہ للشیرازی (۱۷)، المستصفی من علم الاصول للغزالی (۱۸)، الفقیہ والمتفقہ للبغدادی (۱۹)، شرح اللمع للشیرازی (۲۰) ادب القاضی للماوردی (۲۱)، التمہید لابی الخطاب الحنبلی (۲۲)، البرھان (۲۳)، قواعد الاصول (۲۴)، احکام الفصول للباجی (۲۵)، الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی (۲۶)، الاحکام فی اصول الاحکام

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لابن حزم [۲۷]، المسودۃ فی اصول الفقہ لآل تیمیہ [۲۸]، التقیید والایضاح للحافظ عراقی [۲۹]، فتح المغیث للعراقی [۳۰]، فتح المغیث للسخاوی [۳۱]، علوم الحدیث [۳۲]، فصول البدائع فی اصول الشرائع [۳۳]، میزان الاصول [۳۴]، تفسیر الکبیر للرازی [۳۵]، منتھی الوصول والاصل [۳۶]، الناسخ والمنسوخ لعبد القاھر البغدادی [۳۷]، الناسخ والمنسوخ لابن الجوزی [۳۸]، الناسخ والمنسوخ لابی جعفر النحاس [۳۹]، الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الاخبار للحازمی [۴۰] الناسخ والمنسوخ لابن حزم، الناسخ والمنسوخ لہبۃ اللہ، اور جامع الاصول لابن الاثیر [۴۱]، وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

نسخ کی حکمت

علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں:

"جس طرح ایک معالج اپنے مریض کے نسخے میں حسب حالات تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے، اسی طرح حاکم حقیقی بھی مصلحت اور اقتضاء وقت کے لحاظ سے اپنے احکام بدلتا رہتا ہے" [۴۲]

علامہ ابن خلدونؒ نے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم اور باعتبار مصالح شریعت میں تخفیف فرمانے کو نسخ کی حکمت قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ ناقل ہیں:

"قد ثبت فی شریعتنا جواز النسخ ووقوعہ لطفا من اللہ بعبادہ و تخفیفا عنہم باعتبار مصالحہم التی تکفل لہم بہا قال تعالی ﴿ ما ننسخ من ایۃ اوننسہا نات بخیر منہا اومثلہا..... الخ ﴾ " [۴۳]

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر آنے والی نبوت اور ہر نازل ہونے والی کتاب نے سابقہ نبوت و کتاب کے بہت سے احکام کو منسوخ کرکے نئے احکام جاری کئے، اور بعض اوقات ایک ہی نبوت و شریعت میں کچھ عرصہ تک ایک حکم جاری رہا پھر اس کو بدل کر دوسرا حکم نافذ کردیا گیا، چنانچہ "صحیح مسلم" وغیرہ میں ہے:

"لم تکن نبوۃ قط الاتنا سخت" [۴۴]

"کبھی کوئی نبوت ایسی نہیں آئی جس نے احکام میں نسخ اور رد و بدل نہ کیا ہو"

علامہ شوکانیؒ نے اس سنت الٰہی سے نسخ کے وجود پر یوں استدلال فرمایا ہے:

"ان وجود نسخ شرائع القدیمۃ دلیل وجودہ فی شریعۃ الاسلام" [۴۵]

"قدیم شریعتوں میں نسخ کا وجود شریعت اسلام میں بھی اس کے وجود پر دلالت کرتا ہے"

اس بارے میں مزید کچھ وضاحت ان شاء اللہ آگے پیش کی جائے گی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نسخ کی اقسام

امام نوویؒ نے نسخ کی تقسیم اس طرح بیان کی ہے:

"والنسخ ثلاثة انواع احدها مانسخت حكمه و تلاوته كعشر رضعات والثانى مانسخت تلاوته دون حكمه كخمس رضعات وكالشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما والثالث مانسخ حكمه وبقيت تلاوته و هذا هو الاكثر و منه قوله تعالى: ﴿ اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ الخ ﴾ [36] ... الخ" [37]

یعنی "نسخ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہیں جیسے رضاعت میں دس گھونٹ، دوسری قسم وہ کہ جس کی تلاوت منسوخ ہو لیکن حکم باقی ہو جیسے رضاعت میں پانچ گھونٹ اور اگر شادی شدہ مرد اور عورت زنا کا ارتکاب کریں تو انہیں سنگسار کیا جائے اور تیسری قسم یہ کہ جس کا حکم باقی نہ ہو لیکن اس کی تلاوت باقی ہو اور نسخ کی یہی قسم زیادہ ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: وہ لوگ جو تم میں سے وفات پاکر بیویوں کو چھوڑ جاتے ہیں وہ اپنی بیویوں کے لئے وصیت کر جایا کریں"

پہلی قسم

امام نوویؒ نے نسخ کی پہلی قسم (یعنی حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہونے) کے بارے میں یہ حدیث بطور مثال نقل کی ہے:

"عن عائشة رضى الله عنها انها قالت كان فيما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخت بخمس معلومات فتوفى رسول الله ﷺ وهى فيما يقرء من القرآن..... الخ" [38]

"حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن میں تھا کہ اگر کوئی دس گھونٹ دودھ پی لے تو یہ حرمت میں داخل ہے پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور پانچ گھونٹ پینا موجب حرمت ٹھہرا پس رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور یہ چیز قرآن میں تلاوت کی جاتی تھی.... الخ"

دوسری قسم

نسخ کی دوسری قسم (یعنی تلاوت منسوخ لیکن حکم باقی) کے متعلق یہ مشہور حدیث بطور مثال پیش کی جاسکتی ہے:

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"عن عبدالله بن عباس ان عمر یعنی عمر ابن الخطاب خطب فقال ان الله بعث محمد ﷺ بالحق وانزل علیه الکتاب فکان فیما انزل علیه آیة الرجم فقرانا هاو وعینا ها و رجم رسول الله ﷺ ورجمنا من بعده وانی خشیت ان طال بالناس الزمان ان یقول قائل ما نجد آیة الرجم فی کتاب الله فیضلوا بترک فریضة انزلها الله....الخ" (۴۹)

یعنی "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی تو جو کچھ اللہ نے آپ پر نازل کیا اس میں آیت رجم بھی ہے۔ ہم نے اس آیت کی تلاوت کی اور اس کو محفوظ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود رجم فرمایا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد رجم کیا لیکن مجھے خوف ہے کہ جب لوگوں پر زیادہ زمانہ گذر جائے گا تو کہنے والا یہ نہ کہے کہ کتاب اللہ میں ہمیں آیت رجم نہیں ملتی۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ اس فریضہ کو ترک کرکے ضلالت و گمراہی میں جاپڑیں گے"

بعض منکرین نسخ نے ان احادیث کا انکار کیا ہے، چنانچہ علامہ زرکشیؒ نے قاضی ابوبکر باقلانی کے حوالہ سے لکھا ہے:

"قاضی ابوبکر آیت رجم اور دیگر (منسوخ التلاوة) آیات کو قرآن کا حصہ تسلیم نہیں کرتے تھے۔ان کا قول ہے کہ لا یجوز القطع علی انزال قرآن و نسخه باخبار آحاد لا حجة فیها" (یعنی اخبار آحاد کے ذریعہ انزال قرآن اور اس کے نسخ کو قطعی سمجھنا جائز نہیں ہے کہ اس میں کوئی دلیل نہیں ہوتی)" (۵۰)

علامہ ابو عبداللہ بن ظفر مقلیؒ (۵۶۷ھ) نے بھی اپنی کتاب "الینبوع" میں بطریق آحاد مروی ہونے کے باعث آیت رجم کو جزو قرآن تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ (۵۱)

لیکن ان کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن حزم اندلسیؒ فرماتے ہیں:

"قد قال قوم فی آیة الرجم انها لم تکن قرآنا و فی آیات الرضعات کذلک و نحن لانابی هذا ولا نقطع انها کانت قرانا متلوا فی الصلوات ولکنا نقول" (۵۲)

یعنی "بعض لوگوں کا آیت رجم کے متعلق کہنا ہے کہ یہ قرآن کا جزو نہ تھی اور اسی طرح آیات رضعات بھی قرآن کا حصہ نہ تھیں، ہم نہ ان کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے جزو قرآن ہونے کی قطعیت کے قائل ہیں۔ اسی طرح پر کہ نمازوں میں ان آیات کی تلاوت بھی کی جاتی ہو لیکن (احادیث واردہ کی روشنی میں) ہم ایسا ہی کہتے ہیں"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بعض معتزلہ یا اعتزال سے متاثر فقہاء نے منسوخ التلاوۃ لیکن باقی الاحکام آیات کی اس تقسیم پر بھی اعتراضات کئے ہیں، چنانچہ ابو اسحاق شیرازیؒ کا قول ہے:

"وقالت طائفة لايجوز نسخ التلاوة مع بقاء الحكم لان الحكم تابع التلاوة فلا يجوز ان يرتفع الاصل ويبقى التابع" (۵۳)

یعنی "ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ یہ جائز نہیں ہے کہ تلاوت تو منسوخ ہو لیکن حکم باقی ہو کیونکہ حکم تلاوت کے لئے تابع کی حیثیت رکھتا ہے، پس یہ جائز نہیں ہے کہ اصل تو رفع ہوجائے، لیکن تابع باقی رہ جائے"

اور صدر الشریعہ کا قول ہے:

"لان النص بحكمه والحكم بالنص فلا انفكاك بينهما" (۵۴)

یعنی "نص اپنے حکم کے ساتھ ہی نص ہے اور حکم نص کے ساتھ، لہٰذا ان دونوں میں تفریق ممکن نہیں ہے"

مصطفیٰ خفاجی بعض معتزلہ کے اس انکار کی دلیل نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بان رفع التلاوة دون الحكم ورفع الحكم دون التلاوة ايقاع في الجهالة لان الاصل في بقاء التلاوة بقاء حكمها و في رفعها رفع حكمها" (۵۵)

یعنی "کیونکہ تلاوت کے منسوخ ہونے اور حکم کے باقی رہنے یا حکم کے رفع ہوجانے اور تلاوت کے باقی رہنے سے اللہ تعالیٰ کا جہالت میں واقع ہونا لازم آتا ہے (فنعوذ باللہ من ذلک) کیونکہ تلاوت کو محفوظ رکھنا دراصل حکم کو محفوظ رکھنا ہے اور اس کا نسخ اس کے حکم کا بھی نسخ ہے"

امام ابن حزمؒ نے ان تمام اعتراضات کے خوب تفصیلی جوابات رقم فرمائے ہیں لیکن بخوف طوالت ہم یہاں ان اعتراضات اور ان کے جوابات کو نقل کرنے سے گریز کرتے ہیں، مختصراً یہ سمجھ لیں کہ:

"ان هذا لهو الضلال البعيد والعناد الشديد والجهل والقحة الزائدة" (۵۶)

یعنی "(جو لوگ نسخ قرآن کے بارے میں مختلف وسواس کا شکار ہیں) وہ انتہا درجہ گمراہی، شدید عناد، جہالت اور خرافات میں مبتلا ہیں"

کیونکہ اللہ عزوجل کے متعلق ہر ذی عقل اس حقیقت کا معترف ہے کہ ﴿ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ ﴾ یعنی "اللہ عزوجل اپنے ہر فعل کے لئے غیر مسئول ہے"

علامہ ابن حزمؒ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"وما ههنا شيئ اصلا الا ان الله تعالى اراد ان يحرم علينا بعض ما خلق مدة

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ثم اراد ان یبیحه واراد ان یبیح لنا بعض ما خلق مدة ما ثم اراد ان یحرمه علینا ولا علة لشئی من ذلک کما لاعلة لبعثه علیه الصلوة والسلام فی العصر الذی بعثه دون ان یبعثه فی العصر الذی کان قبله وکما لا علة لکون الصلوة خمسا لا سبعا ولا ثلاثة" (۵۷)

"یہاں ان تمام اعتراضات کے بارے میں) اصل چیز یہ ہے کہ (یہ اللہ عزوجل کا ہی منشاء و مصلحت تھی) کہ اس نے جس چیز کو ہمارے لئے کچھ مدت تک حرام بنائے رکھا پھر اسے ہی مباح کردیا اور اسی طرح اپنی پیدا کردہ بعض اشیاء کو ایک مدت تک ہمارے لئے مباح رکھا پھر اسے ہمارے لئے حرام کردیا۔ ان چیزوں کی کوئی علت اور وجہ نہیں بیان کی جاسکتی ہے جس طرح کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ نبی ﷺ جس خاص زمانے میں مبعوث فرمائے گئے اس سے قبل کے زمانہ میں کیوں نہ مبعوث کئے گئے؟ یا اسی طرح اس کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی جاسکتی ہے کہ نماز پانچ اوقات ہی کی کیوں فرض ہے؟ سات یا تین وقتوں کی کیوں نہیں ہے۔ وغیرہ"

تیسری قسم

نسخ کی تیسری قسم (یعنی تلاوت باقی اور حکم منسوخ) کے بارے میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱- آیت ﴿ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴾ (۵۸) یعنی "تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے" —— لیکن سورة الکافرون کا یہ جزء منسوخ الحکم ہے، اگرچہ اس کی تلاوت باقی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین عرب کو دعوت اسلام دینے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے نہ کہ ان کے اپنے دین پر قائم رہنے پر اپنی رضامندی کے اظہار کے لئے۔ پس ایک خاص حالت میں جب کہ مشرکین غالب تھے اور انہوں نے نہ صرف دعوت الٰہی کا انکار کیا بلکہ تمسخر بھی اڑایا تو اللہ عزوجل کی جانب سے یہ کہا گیا کہ اے رسول ﷺ! "آپ ان کافروں سے صاف صاف فرمادیجئے کہ کافرو! میں نہ تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے۔ پس تمہارے لئے تمہارا اور میرے لئے میرا دین ہے۔"

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

"کلافانه علیه السلام مابعث الا للمنع فکیف یاذن فیه ولکن المقصود منه احد امور احدها: ان المقصود التهدید کقوله اعملوا ماشئتم ﴾ .... الخ" (۵۹)

"ایسا مفہوم ہرگز نبی ﷺ کا نہیں ہوسکتا۔ آپ کفر کی چھوٹ کیوں دے سکتے تھے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جب کہ آپ کو صرف اس سے روکنے کے لئے ہی مبعوث کیا گیا تھا۔ لیکن اس سے مقصد ان امور میں سے کوئی ہو سکتا ہے۔ پہلا یہ کہ یہ الفاظ تہدید کے طور پر استعمال ہوئے ہوں جیسے کہ ﴿ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ ﴾ کے الفاظ میں فرمایا گیا ہے.... الخ"

۲- دوسری مثال سورۃ البقرہ کی مندرجہ ذیل آیت ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ﴾ (۶۰)

یعنی "اور جو لوگ تم میں سے وفات پاکر بیویوں کو چھوڑ جاتے ہیں، وہ اپنی بیویوں کے واسطے ایک سال تک منتفع ہونے کی وصیت کر جایا کریں اس طرح کہ وہ گھر سے نہ نکالی جائیں۔ ہاں اور وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس بارے میں کہ جس کو وہ اپنے بارے میں معروف طریقہ پر کریں کوئی حرج نہیں ہے"

اس آیت میں مذکور بیوہ کی عدت (ایک سال) کو مندرجہ ذیل آیت نے منسوخ کرکے چار ماہ دس دن کردیا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (۶۱)

یعنی "اور جو لوگ تم میں سے وفات پاکر بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن (نکاح کے بغیر) روکے رکھیں"

اور بیوہ کی اس ایک سال مدت کفالت کے حکم کو ترکہ میں حصہ دار بنا کر مندرجہ ذیل آیت نے منسوخ کردیا ہے:

"وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ" (۶۲)

نسخ قرآن پر تمام اہل شرائع کا اتفاق

متقدمین علماء ہوں یا متاخرین تمام وقوع نسخ کے قائل چلے آئے ہیں۔ باوجود تھوڑے بہت اختلاف کے۔ وقوع نسخ کا سوائے احناف و حنابلہ کی ایک جماعت کے کسی نے بھی انکار نہیں کیا ہے۔ ان منکرین کا کہنا یہ ہے کہ "اذا انتفی الحکم فلا فائدۃ فی التلاوۃ" (۶۳) یعنی "جب حکم کی نفی ہوگئی تو تلاوت کے باقی رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے" —— لیکن اس کے برخلاف نسخ کے وجود و وقوع کے متعلق صحابہ کرامؓ "تابعین" اور محدثین" و مفسرین" کے اس قدر آثار و اقوال موجود ہیں کہ ان کا یہاں

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نقل کرنا محال ہے۔ علامہ آلوسیؒ نے اپنی تفسیر "روح المعانی" میں درست فرمایا ہے کہ: "واتفقت اهل الشرائع على جواز التنسيخ ووقوعه" یعنی "تمام اہل شرائع کا نسخ کے جواز اور وقوع دونوں پر اتفاق ہے"

نسخ قرآن کا انکار ایک جدید فتنہ ہے

ماضی قریب میں مفتی محمد عبدہ مصری (۱۹۰۵ء)، سرسید احمد خاں (۱۸۹۸ء) تمنا عمادی پھلواروی، ڈاکٹر غلام جیلانی برق (صاحب دو اسلام)، جناب عمر احمد عثمانی ابن ظفر احمد تھانوی عثمانی (صاحب فقہ القرآن) جناب رحمت اللہ طارق (صاحب تفسیر منسوخ القرآن) جناب غلام اللہ خاں اور جناب حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی (صاحب مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت) وغیرہم نے قرآن کے ہر قسم کے نسخ کا انکار کیا ہے حتیٰ کہ ان کے نزدیک قرآن کا قرآن سے نسخ بھی جائز نہیں ہے۔ یہاں ان تمام حضرات کے اقوال و اقتباسات نقل کرنا طول محض کا سبب ہوگا لہٰذا ذیل میں صرف ایک اقتباس بطور مثال پیش خدمت ہے:

جناب سرسید احمد خان فرماتے ہیں:

"ہم ان باتوں پر اعتقاد نہیں رکھتے اور یقین جانتے ہیں کہ جو کچھ خدا کی طرف سے اترا وہ بے کم و کاست موجودہ قرآن میں جو درحقیقت آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں تحریر ہوچکا تھا موجود ہے اور کوئی حرف بھی اس سے خارج نہیں ہے اور نہ ہی قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ ہے" (۶۴)

اور محمد عبدہ مصری کی رائے کے لئے "تفسیر المنار" (۶۵) کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

لیکن ہمارے نزدیک ان حضرات کے دلائل (جو دراصل دینی دلائل سے زیادہ مغالطات و شبہات ہیں) اس قدر قوی نہیں ہیں کہ جس قدر اس بارے میں ان لوگوں کو اصرار ہے۔ چونکہ یہ ایک علیحدہ اور مستقل موضوع ہے، لہٰذا ہم یہاں اس بحث سے صرف نظر کرتے ہیں۔

ناسخ و منسوخ کے علم کی ضرورت و اہمیت

صحیح فہم قرآن کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کسی مسئلہ کے متعلق قرآن میں جس قدر احکام آئے ہیں ان سب کو یکجا کرکے پتہ لگایا جائے کہ کون سا حکم کس زمانہ کے لئے تھا اور کون سا کس زمانہ کے لئے ہے؟ اس کا مورد و محل کیا ہے؟ اور دوسرے کا کیا؟ قرآن کی کون سی آیت محکم ہے؟ اور کون سی نہیں؟ اسی طرح کون سی آیت ناسخ ہے؟ اور کون سی منسوخ؟ اس علم کی معرفت کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خاص اس موضوع پر

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محدثین کرام نے مستقل تصانیف مرتب کی ہیں۔ صاحب "کشف الظنون" نے دس اور علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے چودہ ایسی تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔[۶۶]

جو شخص احکام متنوعہ کے ان باہمی فرق کو نظر انداز کرکے ان میں خاص توازن، ترتیب و تناسب پیدا کرنے کی سعی پیہم نہیں کرتا، اس کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں، شاید اسی لئے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ "جو شخص بھی ناسخ و منسوخ کا علم نہیں رکھتا اس کا رجوع الی القرآن باعث ہلاکت ہے"۔[۶۷]

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انہی مشکلات کے پیش نظر عام مستشرقین قرآن میں تضاد بیانی اور سوئے ترتیب کا شکوہ کیا کرتے ہیں۔

(جاری ہے)

۱۔ فتح المغیث للسخاوی ج ۴ ص ۴۶، فتح المغیث للعراقی ص ۳۳۰، تیسیر مصطلح الحدیث لدکتور محمود الطحان مترجمہ ص ۶۱-۶۲ ـــــ ۲۔ فتح المغیث للعراقی ص ۳۳۰، فتح المغیث للسخاوی ج ۴ ص ۴۶ و کمافی تقریب النواوی مع تدریب ج ۲ ص ۱۹۱، مقدمہ ابن الصلاح ص ۲۳۹، التقیید والایضاح للعراقی ص ۲۳۹، شرح نخبۃ الفکر، قواعد التحدیث للقاسمی ص ۳۱۶، تحفۃ اہل الفکر ص ۱۶، تیسیر مصطلح الحدیث للطحان مترجمہ ۶۱-۶۲ ـــــ ۳۔ فتح المغیث للعراقی ص ۳۳۰، فتح المغیث للسخاوی ج ۴ ص ۴۶-۴۷ ـــــ ۴۔ فتح الباری لابن حجر ج ۵ ص ۲۸۱ ـــــ ۵۔ نفس مصدر ج ۱۳ ص ۴۸۶ ـــــ ۶۔ الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم ج ۴ ص ۵۹ ـــــ ۷۔ فصول البدائع فی اصول الشرائع ج ۲ ص ۱۰۹-۱۰ (طبع استنبول ۱۲۸۹ھ) ـــــ ۸۔ احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص ۹۷ طبع قسطنطنیہ ۱۳۳۸ھ ـــــ ۹۔ نفس مصدر ج ۱ تفسیر سورۃ البقرہ آیت ۱۰۸ ـــــ ۱۰۔ کما فی فتح المغیث للسخاوی ج ۴ ص ۴۸ ـــــ ۱۱۔ اعلام الموقعین لابن قیم ج ۱ ص ۲۹ ـــــ ۱۲۔ ج ۱ ص ۳۳۳ ـــــ ۱۳۔ ج ۱ ص ۲۷۱ ـــــ ۱۴۔ ج ۳ ص ۶۱ ـــــ ۱۵۔ ج ۴ ص ۴۰۰ ـــــ ۱۶۔ ج ۳ ص ۴۲۴-۴۲۵ ـــــ ۱۷۔ ص ۲۵۱ ـــــ ۱۸۔ ج ۱ ص ۱۰۷ ـــــ ۱۹۔ ج ۱ ص ۸۰ ـــــ ۲۰۔ ج ۱ ص ۴۸۱ ـــــ ۲۱۔ ج ۱ ص ۳۳۳ ـــــ ۲۲۔ ج ۳ ص ۳۳۳ ـــــ ۲۳۔ ج ۲ ص ۱۲۹۳ ـــــ ۲۴۔ ص ۱۱۴ ۲۵۔ ج ۱ ص ۳۸۹-۳۹۰ ـــــ ۲۶۔ ج ۳ ص ۱۴۶-۱۵۶ ـــــ ۲۷۔ ج ۴ ص ۵۹ ـــــ ۲۸۔ ص ۱۹۵ ـــــ ۲۹۔ ص ۳۳۹ ـــــ ۳۰۔ ص ۳۳۰-۳۳۲ ـــــ ۳۱۔ ج ۴ ص ۴۹۴۶ ـــــ ۳۲۔ ص ۲۵۰-۲۲۰ ـــــ ۳۳۔ ج ۲ ص ۱۳۱ ـــــ ۳۴۔ ص ۶۹۷ ـــــ ۳۵۔ ج ۱ ص ۶۵۷-۶۵۸ ـــــ ۳۶۔ ص ۱۵۳-۱۵۴ ـــــ ۳۷۔ ص ۳۹-۴۲ ـــــ ۳۸۔ ص ۹۰ ـــــ ۳۹۔ ص ۷-۸ ـــــ ۴۰۔ ص ۷-۸ ـــــ ۴۱۔ ج ۱ ص ۱۴۵ ـــــ ۴۲۔ تفسیر المنار ج ۱ ص ۴۱۶ طبع مصر ۱۳۷۳ھ ـــــ ۴۳۔ کما فی مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۴۴ ـــــ ۴۴۔ صحیح المسلم کتاب الزہد باب نمبر ۱۴، مسند احمد ج ۴ ص ۱۷۴ ـــــ ۴۵۔ ارشاد الفحول للشوکانی ص ۶۲ ـــــ ۴۶۔ البقرۃ ۲۴۰ ـــــ ۴۷۔ شرح صحیح المسلم

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

للنووی ج۴ ص۲۶۸ طبع اصح المطابع دہلی ۱۳۷۶ھ، افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ ص۹ للنواب صدیق حسن خان مطبع نظامی کانپور ۱۳۰۴ھ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۲ ص۱۹۹، عون المعبود للعظیم آبادی ج۲ ص۱۸۲ ملخصا ـــــ ۴۸۔ شرح صحیح المسلم للنووی ج۱ ص۲۶۸-۲۶۹، تحفہ الاحوذی ج۲ ص۱۹۹، موطا امام مالک ج۲ ص۴۵، سنن النسائی ج۲ ص۷۳، الناسخ والمنسوخ لابی جعفر النحاس ص۱۰ ـــــ ۴۹۔ سنن ابی داوٗد مع عون المعبود ج۴ ص۲۵۰-۲۵۱، صحیح البخاری مع فتح الباری ج۱۲ ص۱۴۴، صحیح المسلم باب رجم الثیب نمبر۱۶۹۱، جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج۲ ص۳۲۲، الموطاج ۲ ص۸۲۴، مسند احمد ۱ ص۲۳، مصنف عبدالرزاق ج۷ ص۳۱۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۸۳۳، الکفایۃ للخطیب ص۱۱، المغنی لابن قدامہ ج۸ ص۱۵۰-۱۵۸ ـــــ ۵۰۔ البرھان فی علوم القرآن للزرکشی ج۲ ص۴۰ طبع عیسیٰ البابی ـــــ ۵۱۔ نفس مصدر ج۲ ص۳۶ ـــــ ۵۲۔ الاحکام ج۴ ص۲۹ ـــــ ۵۳۔ اللمع فی اصول الفقہ ص۳۸ ـــــ ۵۴۔ التوضیح ج۲ ص۲۶ ـــــ ۵۵۔ صفوۃ الکلام فی اصول الاحکام ص۱۳۰ ـــــ ۵۶۔ الاحکام فی اصول الاحکام ج۴ ص۳۲ ـــــ ۵۷۔ نفس مصدر ج۴ ص۵۹ ـــــ ۵۸۔ الکافرون۔۶ ـــــ ۵۹۔ تفسیر الکبیر للرازی ج۳۰ ص۱۴۷ ـــــ ۶۰۔ البقرہ۔ ۲۴۰ ـــــ ۶۱۔ البقرہ۔ ۲۳۴ ـــــ ۶۲۔ النساء۔ ۱۲ ـــــ ۶۳۔ ارشاد الفحول للشوکانی ص۱۸۹ ـــــ ۶۴۔ تفسیر القرآن از سرسید احمد خاں ج۱ ص۱۴۷-۲۲۱ طبع لاہور ۱۸۹۱ء ـــــ ۶۵۔ تفسیر المنار ج۱ ص۴۱۷ ج۲ ص۱۳۶-۱۳۸، طبع اول مصر ـــــ ۶۶۔ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ص۱۴۴-۱۴۵ ـــــ ۶۷۔ الاعتبار للحازمی ص۳ ـــــ

مدارسِ دینیہ کے طلبہ کیلئے عربی کمپیوٹر سیکھنے کا نادر موقع

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے دیگر امتیازات میں گذشتہ سال "لاہور انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس" کی صورت ہونے والا اضافہ مدارس دینیہ میں ایک انقلابی مثال ہے ـــــ دور جدید میں تعلیم و تحقیق میں کمپیوٹر کے بڑھتے استعمال کے پیش نظر علمائے دین کی کمپیوٹر میں مہارت امر لازم ٹھہری ہے جس کے بغیر وہ آنے والے دور میں تعلیم و تحقیق کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے۔

اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ادارہ ہذا جامعہ کے ذہین طلبہ کو کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم مہیا کر رہا ہے جس کا چھ ماہ پر محیط پہلا کورس مکمل ہو چکا ہے جبکہ دوسرے کورس کے داخلے جاری ہیں۔

واضح رہے کہ جامعہ کے زیر اہتمام یہ انسٹی ٹیوٹ کمپیوٹر میں عربی اور اسلامی مقاصد کی تحصیل کے حوالے سے خصوصی تعلیم دے رہا ہے۔ جس میں جامعہ کے علاوہ دیگر خواہش مند حضرات بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ تین مختلف اوقات میں تعلیم ـــــ داخلہ اور تفصیلات کے لئے فوری رابطہ کریں

حافظ حسن مدنی ڈائریکٹر لاہور انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس فون: 5866476,5866396

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ